کشف المحجوب میں وارد منتخب آیات کے مختلف تراجم کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Different Translations of Selected Verses in Kashf-ul-Mahjub

Khaleel Ahmad Qadri
Ph.D. Schooler Minhaj University Lahore:
drkhalilahmed30@gmail.com

Dr. Shabir Ahmad Jamee
Assitant Prof. Department of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore:
hodislamicstudies.cosis@mul.edu.pk

Abstract:

This research presents an analytical study conducted on various translations of selected verses from the renowned mystic Sufi text, "Kashf-ul-Mahjub." Kashf-ul-Mahjub is the first book of Sufism has written in Persian language.The aim of this study is to explore the variations and nuances found in different translations of these verses, and to assess their impact on the interpretation and understanding of the text. By comparing and contrasting these translations, the study develops an understanding of the varying perspectives and approaches taken by translators in conveying the essence and message of "Kashf-ul-Mahjub" to different audiences. The analysis focuses on linguistic choices, cultural contexts, and the translators' interpretations of the original text, shedding light on the potential biases, challenges, and strengths associated with each translation. Ultimately, this study contributes to the field of translation studies, offering insights into the complexities and intricacies of translating spiritual and mystical texts, and providing a valuable resource for scholars, researchers, and readers interested in delving deeper into the profound teachings of "Kashf-ul-Mahjub" by Ali bin Usman Hujver (R.A).

Keywords: *Kashf-ul-Mahjub, Sufism, Translation studies, Text understatnding, Interpretation, Ali bin Usman Hujver (R.A), Mysticism*

تعارف

صاحب کشف المحجوب حضرت ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری غزنوی کا شمار پانچویں صدی ہجری کے محقق علماء تصوف میں ہوتا ہے آپ عہد غزنوی(۳۸۷ھ-۵۸۲ھ)کے ہم عصر ہیں آپ نے سلطان ابراہیم غزنوی (۳۵۵ھ-۴۵۱ھ)کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

آپ کے احوال وآثار کے متعلق دائرہ معارف اسلامیہ کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

حضرت ہجویری کی ولادت افغانستان کے شہر غزنہ میں ہوئی اسی شہر کی نسبت سے آپ غزنوی کہلائے اسی طرح جلاب اور ہجویر دونوں غزنہ کے مضافاتی محلے ہیں۔[1] حضرت ہجویر کی ولادت غیر مشہور تاہم رائج روایت کے مطابق چوتھی صدی ہجری کے اواخر میں ہوئی جبکہ آپ کی تاریخ وصال کے متعلق مشہور پروفیسر نکلسن (۴۲۵ھ-۴۵۶ھ) کے درمیان سال کی نشاندہی کرتے ہیں۔

کشف المحجوب کے ابواب کی تعداد ایک تحقیق کے مطابق ۴۰ ہے اور فصول کی تعداد بھی ۴۰ ہے اس کے ساتھ کشف المحجوب میں مختلف عنوانات پر ۱۶ مباحث ہیں اور گیارہ کشف الحجابات ہیں یہ کتاب مستطاب جہاں ایک طرف حضرت شیخ علی ہجویری کی تعلیمات وافکار کا بہترین نمونہ ہے وہاں ایک وقیع اور دقیق علمی کاوش بھی ہے یہ کتاب محض حکایات وواقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ ۲۴۸ آیات قرآنیہ، ۱۷۲ احادیث مبارکہ، ۷۶ عربی اور ایک فارسی اشعار کے ساتھ ساتھ حضرات خلفاءراشدین، ائمہ اہل بیت، ۲۲ جلیل القدر صحابہ کرام، چارائمہ تابعین، ۶۵ ائمہ تبع تابعین، ۱۰ مشہورائمہ متاخرین اور متعدد بلاد واماکن کے مشائخ کے تذکروں سمیت بیسیوں مزید ادعیہ وامثلہ اور ائمہ مشائخ اور صوفیہ کے لاتعداد اقوال کا ایک حسین مجموعہ ہے۔

مزید اس میں علم، فقر وغنا، صوفی رسم وخصلت، خرقہ پوشی، صفوت، ملاقب رضا حال، مقام سکر وصحو، ایثار، ہویٰ نفس، کرامات، معجزہ، فضیلت وفناءبقا، غیبت وحضور، جمع وتفریق، روح، معرفت توحید، ایمان، طہارت، توبہ، نماز، محبت وعشق، زکوۃ، جود وسخا، جوع، حج، صحبت، متعدد آداب واخلاقیات، نکاح، حال، وقت، مقام، تمکین، محاضرہ، مکاشفہ، قبض وبسط، قہر ولطیف، نفی واثبات، مسامرہ، محادثہ، شریعت وحقیقت اور سماع جیسے قابل ذکر مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

کشف المحجوب کے تراجم اور مترجمین

حضرت شیخ علی ہجویری کی کتاب کشف المحجوب دراصل شیخ سعدی کی زبان فارسی میں تھی اس کی اہمیت کے پیش نظر فارسی سے اردو زبان میں تقریباً تیس تراجم دستیاب ہیں لیکن ان میں سے جو زیادہ وقیع اور مستند کلیدی مصادر تھے وہ آٹھ شخصیات کے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: ۱۔ علامہ ابوالحسنات قادری، ۲۔ علامہ سید غلام معین الدین

---

[1] زاہدہ ناز، معارف ہجویری، جامعہ پنجاب لاہور، ۹۳

Zāhidah Nāz, Mʿārīf-ē-Hūjwyr, jāmīʿā Punjāb Lahore P:93

نعیمی،۳۔علامہ محمد الطاف حسین نیروی،۴۔علامہ بشیر حسین ناظم،۵۔مولوی فیروزالدین، ۶۔علامہ سید محمد فاروق القادری،۷۔علامہ واحد بخش سیال،۸علامہ عبدالحکیم خان نشتر جالندھری۔

ضرورت واہمیت

عصر حاضر میں اصلاح کیلئے کشف المحجوب جیسی کتاب کو نصاب کا حصہ بنانا اشد ضروری ہے کشف المحجوب کی تمام عرفانی کتب میں قدرومنزلت خاص طور پر فارسی زبان میں اہل نظر پر اچھی طرح واضح ہے شہزادہ دارالشکوہ قادری کے بقول:

حضرت پیر علی ہجویری راتصنیف بسیاراست اماکشف المحجوب مشہورومعروف است وہیچ کس رابرایں سخن نیست مرشدی است کامل درکتب تصوف بہ خوبی آں درزبان فارسی کتابی تصنیف نشد[2]

یوں توحضرت پیر علی ہجویری کی کثیر تعداد میں تصنیف ہیں لیکن کشف المحجوب ان میں سے مشہورترین ہے اور کسی شخص کو اس پر کوئی بحث نہیں تصوف کی کتاب میں یہ کامل مرشد کی حیثیت رکھتی ہے تصوف کی کتابوں میں فارسی زبان میں اس سے بڑھ کر کوئی کتاب تصنیف نہیں کی گئی۔

کشف المحجوب کا سارااندازواسلوب ایک وضاحتی کتاب جیساہے جوہر مسئلہ پر تمام پہلوؤں،افکار اور مطالب فکر سے بھی روشنی ڈالتی ہے کشف المحجوب کارویہ تنقیدی اور محاسباتی ہے کشف المحجوب لسانی لحاظ سے بھی اہمیت کی حامل ہے۔کشف المحجوب فارسی کے سبک قدیم کاایک نادر نمونہ ہے اور سامانی دور کی نثر کے نزدیک ترہے۔

سابقہ تحقیق کاجائزہ

کشف المحجوب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کاترجمہ عربی اردووانگلش میں بھی موجود ہے چنانچہ عربی میں تین مترجمین کاتذکرہ ملتاہے پہلاترجمہ شیخ تاج الدین سنبھلی نامی عالم نے بہ عہد جہانگیری برصغیر ہی میں انجام دیاان ترجمہ کے متعلق میاں سلیم حماد ہجویری رقمطراز ہیں:

کشف المحجوب کا عربی زبان میں پہلاترجمہ شیخ تاج الدین سنبھلی نے شہنشاہ جہانگیر کے دورمیں کیااور دوسراجدید عربی ترجمہ اسعاد عبدالہادی قندیل نے کیاہے اور محقق العصر استاذالکبیر علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

---

[2] شہزادہ دارشکوہ قادری،سفینۃ الاولیاء، نفیس اکیڈمی،بمقابل آرام باغ،کراچی،۱۶۵

Shazadāh Dārā shakwh Qādrī, Safīnāt-ul-Awlya', Nafēs Academy, ba-mūqābīl Ārām Bāgh karāchi. P:165

نے ایک اور ترجمہ کا بھی ذکر کیا جیسے سید محمود ابوالعزائم نامی عرب سکالر نے انجام دیا اس ترجمہ کی تحسین خود شیخ الجامعۃ الازہر نے کی ۔ قادری کے بقول کشف المحجوب کا یہ عربی ترجمہ انگریزی سے عربی میں علمی اور صوفی خانوادے کے نامور عالم سید محمود ماضی ابوالعزائم نے کیا۔ استاد اسماعیل ماضی ابوالعزائم نے اس پر نظر ثانی کی۔ ڈاکٹر ابراہیم وسوقی شتا نے اصل فارسی نسخے کو سامنے رکھ کر عربی ترجمہ کا مقابلہ کیا۔

نیز اس پر تحقیق اور مقدمہ لکھا ڈاکٹر نورالدین شریبہ نے یہ ترجمہ شیخ الجامعہ الازہر ڈاکٹر عبدالحکیم محمود کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے حکم دیا کہ اسے جامعہ ازہر شریف کی طرف سے شائع کیا جائے۔ کشف المحجوب کا ایک ترجمہ ڈاکٹر اسعاد عبدالہادی قندیل نے انجام دیا۔ ڈاکٹر اسعاد قندیل مصر کے معروف علمی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے والد عبدالہادی قندیل بھی ایک فاضل علم دوست انسان تھے ڈاکٹر اسعاد کا یہ ترجمہ ان کے PHD مقالے کا حصہ تھا ڈاکٹر اسعاد نے ۱۹۶۹ء میں اپنا مقالہ بعنوان "الہجویری ومذہبہ فی التصوف کمایبدومن کتابہ کشف المحجوب "ی ہ مقالہ دو حصوں پر مشتمل ہے جبکہ دوسرے حصے میں کشف المحجوب کا فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا یہ مقالہ ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا پھر اردو زبان میں مذکورہ تراجم تقریباً تیس تک پہنچتے ہیں لیکن اغلاط سے کوئی مبرا نہیں اس لیے ضرورت تھی کہ ان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا جائے مزید براں یہ کہ کشف المحجوب کے تصحیح شدہ متن پر روسی زبان میں والنٹین ژوکوفسکی کا مقدمہ بھی قابل غور ہے۔ مقام طباعت لیننگراڈ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء کشف المحجوب کے اردو تراجم علمیہ کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

آیت کریمہ:۱

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔[3]

ترجمہ: اے محبوب جب آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو اول شیطان مردود سے اللہ کے ساتھ پناہ لیں۔

مترجمین کشف المحجوب کے مختلف تراجم

۱۔ غلام معین الدین نعیمی

اے محبوب جب آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو اول شیطان مردود سے اللہ کے ساتھ پناہ لیں۔[4]

---

[3] النحل۱۶:۹۸

Al Qur'ān,Alnaḥl, 16:98

[4] سید علی بن عثمان ہجویری، السلوک الی المحبوب فی ترجمۃ کشف المحجوب، مفتی غلام معین الدین نعیمی، شبیر برادز، اردو بازار لاہور، ۱۷

۲۔ محمد الطاف نیروی

جب تو قرآن پاک تلاوت کرے تو اللہ تعالی کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ لے۔[5]

۳۔عبدالحکیم خاں نشتر

جب تو قرآن پڑھے تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگ لیا کر۔[6]

۴۔بشیر حسین ناظم

جب آپ تلاوت قرآن کریم کریں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیں۔[7]

۵۔مولوی فیروزالدین

جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔[8]

۶۔ابوالحسنات قادری

اے محبوب!جب آپ قرآن پڑھناچاہیں تو اول شیطان مردود سے اللہ کے ساتھ پناہ لیں۔[9]

۷۔واحد بخش سیال

Syēd Alī Bin Uthmān Hajwaīrī, Al-Salwk īl-āl-mḥbwb fī tarjamt-ē- Kashf al-Maḥjūb, Muftī Ghulām muʿēn-u-dēn Nāʿēmī, (Shabīr Brādrz, Urdu bāzār Lahore) ,P:71

[5] سید علی بن عثمان ہجویری، ترجمہ کشف المحجوب، محمد الطاف نیروی، ناشر: سابق نائب خطیب جامع مسجد داتادربار، لاہور، ۲۰۰۱ء، ۹۷

Syēd Alī bin Uthmān Ḥājwīārī, Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Muhammad Īlṭāf Nyrwī, (Nāshīr: Sābīq nāʾīb ḫṭīb ğāmʿ māsğīd dātā drbār, Lahore), 2001, P:97

[6] سید علی بن عثمان ہجویری، انوارالقلوب ترجمہ کشف المحجوب، ابونعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری، شیخ غلام علی اینڈ سنز، انارکلی لاہور، ۱۴

Syēd Alī Bin Uthmān Ḥājwīārīʿ, Ānwār-Ūl-qlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw noaēm ʿĀbd-Ūl-ḥākīm ḫān nāshtār ğAlīndhrī, shykḫ ġŪlām Alī and snzںānār klī Lahore, P:14

[7] سید علی بن عثمان ہجویری، ارمغان موہوب ترجمہ کشف المحجوب، الحاج بشیر حسین ناظم، کرمانوالہ بک شاپ، دربارمارکیٹ، لاہور، ۲۰۰۷ء، ۴۲

Syēd Alī bin Uthmān Ḥājwīārī, Ārmġān-ē-Mwhwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ālḥāğ bāshīr ḤŪsāīn Nāẓīm, Kārmānwālh book shop, drbār market Lahore, 2007, P:42

[8] سید علی بن عثمان ہجویری، بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب، مولوی فیروزالدین، فیروز سنز(پرائیویٹ)لمیٹڈ لاہور، ۲۰۰۳ء، ۱۴

Syēd Alī bin Uthmān Hujwīrī , Bāyān-Ūl-māṭlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, mwlwī fīrwz-Ū-dēn, fīrwz sons (Private)limited Lahore, 2003, P:14

[9] سید علی بن عثمان ہجویری، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مرکز معارف اولیاء، ۲۰۱۲ء، ۷۱

Syēd Alī bin Uthmān Hujwīrī , kalam-lu-marghwb tarjmah kashf-Ūl-māḫğwb, Ābw-Ūl-Ḥāsnāt Syēd Muhammad Āḥmād Qādrī,Mārkāz Mʿārīf-ē-Āwlīāʾ. 2012, P:71

اور جب آپ قرآن پاک کی تلاوت کریں تو اللہ سے دعا کر لیا کریں کہ مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھا جائے۔[10]

۸۔ محمد فاروق القادری

جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔[11]

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

اس آیت کا ترجمہ قادری نے اصول و گرامر کے مطابق کیا، اسی طرح مولوی فیروزالدین نے عیان المطلوب میں بھی اس سے ملتا جلتا ترجمہ یوں کیا: جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اس کے علاوہ تراجم سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ تلاوت قرآن سے قبل تعوذ پڑھنا لازمی ہے بلکہ دیگر تراجم سے اصحاب ظواہر داؤد محلی اور ابن حزم کی تائید کی بو معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اصحاب ظواہر کے نزدیک تلاوت قرآن کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے اور بظاہر صیغہ ماضی "فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ" کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ "قَرَأْتَ" فعل ماضی ہے اس کا بظاہر یہ مطلب بنتا ہے کہ جب تم قرآن کی قرأت کر لو پھر تعوذ پڑھو۔ قادری کے ترجمہ کے کئی مؤیدات موجود ہیں:

مؤید اول

یہاں عربی اسلوب کے مطابق عبارت محذوف ہے تقدیر عبارت یوں تھی:

اذااردت قرأة القرآن فاساله عن جاره ان يعيذک من وساوس الشيطان الرجيم ،كيلا يوسوسک فی القرأة ۔ فالقرأة مجازمرسل عن ارادتہا اطلاقا فالاسم المسبب على السبب۔[12]

---

[10] سید علی بن عثمان ہجویری، ترجمہ کشف المحجوب ،واحد بخش سیال، الفیصل ناشران وتاجران کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ۲۰۰۶ء، ۱۲۴

Syēd Alī bin Uthmān Hujwīrī , Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Wāḥīd Bāḫsh Sīāl, Ālfyṣāl Nāshrān-w-Tāğrān ktb, Ġāznī Street Ūrdw Bāzār Lahore.2006, P:124

[11] سید علی بن عثمان ہجویری، ترجمہ کشف المحجوب، سید محمد فاروق القادری، فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور، ۱۹۸۹ء، ۷۶

Syēd Alī bin Uthmān Hujwīrī , Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Syēd Muhammad Fārwq Āl-Qādrī, Frīd book stall, Ūrdw Bāzār Lahore.1989, P:76

[12] علامہ آلوسی بغدادی، تفسیر روح المعانی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴، ۱۳/ ۲۲۸

Allāmā Ālwsī Baġhdādī, Roḥ-ūl-Mʿānī, Dār-Iḥyāʾ -ī-tūrāṯh Alarābī, Bēruet. 13,14/228

ترجمہ: اے محبوب! جب آپ قرآن کی قرأت کا اراہ کرنے لگیں تو آپ اللہ تعالی کی شیطان مردود کے وسوسوں سے پناہ مانگ لیں، کہیں ایسا نہ ہو کیونکہ وہ دوران قرأت وسوسہ میں مبتلا کردے لہٰذا قرّت میں قرأت کو ارادہ سے مجاز مرسل کے طور پر استعمال کیا، لہٰذا مسبب کا نام سبب پر مجازا بولا گیا ہے۔

مؤید دوم

آیت کریمہ میں ''فَاسْتَعِذْ''میں فاء جزائیہ نہیں بلکہ حالیہ ہے اور اہل عرب میں باقاعدہ اس کا عمل ملتا ہے، جیسے مقولہ ہے: اذادخلت علی الامیر فتادب

اس کا مطلب ہے کہ جب تو بادشاہ کے پاس داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اسی وقف سے، اس حال سے ادب کر یعنی مؤدبانہ حالت بنالے، ہاتھ عاجزانہ طریقے سے باندھ لے۔

اسی طرح مقولہ ہے:

اذااکلت فاغسل یدیک مطلب یہ ہے کہ جب کھانا کھانے کا ارادہ کرنے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ دھولے۔ یونہی اذاصلیت فکبر-جب تو نماز کا ارادہ کرنے لگے تو تکبیر اس حالت میں کہہ۔ یونہی اِذَاقُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْاوُجُوْہَکُمْ[13] کا مطلب ہے: اذااردتم القیام الی الصلوٰۃ جب تم نماز کی طرف اٹھنے کا ارادہ کرو تو وضو کرلو۔

علامہ شیخ ابوالفضل بن حسن الطبری، مفسر قرآن اس معنی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وتاولیه استعذ بالله من وسوسة الشیطان عند قرأتک تسلم فی القرأة من المذلل۔[14]

اس آیت کی تاویل یوں ہوگی کہ آپ قرآن کی قرآت کے وقت شیطان کے وسوسہ سے پناہ لے لیں تاکہ دوران قرأت لغزش سے محفوظ رہیں۔

مؤید سوم

---

13 المائدہ۵:۶

Al Qur'ān,Almāīdā. 5:6

14 شیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبری، تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۵،۶/ ۳۸۴

Sykẖ Ābw Alī Āl-Fāzāl bin Āl-ḥāsān Āl-Ṭābrī, Tāfsīr Mājmʿ-ūl-Bāyān fī Tāfsīr-il-Qūrān, Dār-ū-Āḥyāʾ-ī-tūrāṯ- īl-āʿrābī, Bērwt.5,6/384

قادری کے ترجمہ کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت کے ماقبل ومابعد قرأت کا ذکر نہیں ہے لہٰذا ہم نے اس اجمال کی تفسیر حدیث رسول ﷺ سے لے لی ہے، مثلاً قرآن پاک میں ہے:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلهِ[15]

حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔

اس آیت میں "فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ" کی طرح بظاہر تو حج مقدم اور عمرہ مؤخر معلوم ہو رہا ہے، لیکن ہم نے اس کی تفسیر حدیث رسول ﷺ سے لی ہے کہ حج تمتع ہو یا قران، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے عمرہ پھر حج کرتے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔

اب ہم وہ حدیث جس کو ہم نے "فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ" کا مفسر بنایا ہے اس کو ذکر کرتے ہیں، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

كان رسول الله ﷺ يتعوذ قبل القرأة[16]

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھا کرتے تھے۔

لفظ کان جب فعل مضارع پر داخل ہو تو اس سے ماضی استمراری بن جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی عادت یہی تھی کہ پہلے تعوذ پڑھتے پھر قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔

مؤید چہارم

قرآن مجید کی قرأت سے قبل تعوذ پڑھنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ وہ ہر ایک کے دل میں وسوسہ ڈال سکتا ہے، کیونکہ یہ ثابت ہے کہ شیطان نبیوں کی طرف وسوسہ ڈال سکتا ہے، جس طرح قرآن مجید میں ہے:

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَى[17]

---

15 البقرہ ۲:۱۹۶

Al Qur'ān , Al-Baqarh 2:196

16 حافظ عبد اللہ بن محمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مکتبہ اسلامی، بیروت، ۱/۸۶

Ḥāfīẓ Abdūllāh Bin Muḥammad, Mūṣānnīf Ībn-ē-Ābī Shāybā, Māktābh īslāmī, Bērut.1/86

17 طٰہٰ ۲۰:۱۲۰

Al Qur'ān ,Ṭāhā. 20:120

پھر شیطان نے آدم کی طرف وسوسہ ڈالا کہ اے آدم! کیا میں تم کو دوام کے درخت پتانہ بتاؤں اور ایسی بادشاہت کا جو کمزور نہ ہو۔

اسی طرح دوسری آیت میں فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنّٰى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ[18]

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر یہ واقعہ گذرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں کو کچھ اپنی طرف سے ملا دیا۔

لہٰذا اس آیت کا تقاضا یہ ہوا کہ جب آپ قرآن کریم پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں تاکہ آپ کا قرآن پڑھنا شیطان کی وسوسہ اندازی سے محفوظ ومامون ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم گیا کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھیں تو تمام مسلمان اس حکم کے تحت داخل ہیں۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ کن بات فرمائی:

وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل القرأۃ وعلیہ انعقد الاجماع من السف الخلف لکنہ سنۃ عندجمہورالعلماء وذہب عطاء علی کونہ واجبا قبل القرأۃ احتجاجا بہذہ الآیۃ فان حقیقۃ الامر للوجوب وکونہ لدفع الوسوسۃ فی القرأۃ لایصلح صارفا عنہ بل یصح شرح الوجوب معہ فلا بدمن حملہ علی الوجوب[19]

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام قرأت سے پہلے تعوذ پڑھا کرتے تھے اور اس پر پہلے اور بعد کے لوگوں کا اجماع ہو چکا منعقد ہے، لیکن جمہور علماء کے نزدیک یہ سنت ہے اور عطا کا مذہب ہے کہ قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا واجب ہے۔ اس آیت (فَاسْتَعِذْ) سے انہوں نے یوں استدلال کیا کہ ''استعذ'' امر ہے اور امر کی حقیقت وجوب ہوتی ہے اور قرأت کے درمیان وسوسہ کو دور کرنے اور اس سے پھرنے کی صلاحیت بھی نہیں بلکہ قرأت کو جاری رکھنا واجب ہے، لہٰذا اس کو وجوب پر محمول کرنا لازمی اور واجب ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ابو الحسنات کا ترجمہ بایں معنی بہتر ہے کہ

---

18 الحج ۲۲:۵۲

Al Qur'ān , Alḥāğ.22:52

19 قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ، ۵/۳۷۰

Qāḍī Thanāʾūllāh Pānī Pattī, Tafsīr Maẓharī, Maktabh Rashīdīā, Sirkī road Quetta. 5/370

ا۔اس میں ''محبوب'' کا ذکر بھی ہے۔چنانچہ علامہ ابو علی طبری نے بھی تفسیریوں کی معناہ اذااردت یامحمدقرأة القرآن۔

۲۔پڑھناچاہیں کے لفظ ارادہ والے معنی کو ظاہر کر رہے ہیں۔

۳۔اول شیطان مردود کے لفظ بھی واضح اشارہ دیتے ہیں کہ پہلے تعوذ، پھر قرأت ہو گی۔

آیت نمبر ۲

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ۔ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى[20]

اور بندے نے نفس کی خواہشات سے ربط رکھا تو جنت ہی اس کا مسکن ہے۔

مترجمین کشف المحجوب کے مختلف تراجم

ا۔غلام معین الدین نعیمی

اور بندے نے نفس کو خواہشات سے باز رکھا تو جنت ہی اس کا مسکن ہے۔[21]

۲۔محمد الطاف نیروی

اور نفس کو خواہشات سے باز رکھو بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔[22]

۳۔عبدالحکیم خاں نشتر

جس نے نفس کو ہوا و حوس سے منع کیا بے اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔[23]

۴۔الحاج بشیر حسین ناظم

---

20 النازعات ۷۹:۴۱،۴۰

Al Qur'ān , Al-nāzʿāt. 79:40,41

21 السلوک الی المحبوب فی ترجمۃ کشف المحجوب، مفتی غلام معین الدین نعیمی،۵۹

Al-Salwk īl-āl-mḥbwb fī tarjāmt-ē- Kashf al-Maḥjūb, Muftī Ghulām muʿēn-u-dēn Nāʿēmī P:59

22 ترجمہ کشف المحجوب، محمد الطاف نیروی،۹۸

Tarjumah kāshf ālmḥğwb, Muhammad Īlṭāf Nyrwī. P:98

23 انوار القلوب ترجمہ کشف المحجوب، ابو نعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری،۱۵

Anwār-Ūl-qlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw nŪʿēm ʿĀbd-Ūl-ḥākīm ḫān nāshtār ğAlīndhrī .P:15

اور جس نے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانا جنت ہے۔[24]

۵۔ مولوی فیروزالدین

اور جس نے اپنے نفس کو اپنی خواہش سے روکا بلاشبہ اس کا ٹھکانا جنت ہے۔[25]

۶۔ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

جس نے روکا اپنی خواہش نفسانی کو، اس کا ٹھکانا جنت ہے۔[26]

۷۔ واحد بخش سیال

جو شخص نفسانی خواہشات کے خلاف عمل کرتا ہے اس کی جگہ جنت میں ہے۔[27]

۸۔ محمد فاروق القادری

اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔[28]

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

اس آیت کے تراجم میں سے مولانا الطاف نیروی نے بہت تسامح سے کام لیا ہے اور یوں ترجمہ کیا ہے: نفس کو خواہشات سے باز رکھو۔ حالانکہ نہی فعل امر نہیں بلکہ فعل ماضی ہے جس کا ترجمہ باقی تراجم کی طرح فعل ماضی والا نہیں ہے کہ: جس نے اپنے کو خواہشات سے روکا۔

اور علامہ ابو نعیم، عبدالحکیم خان نشتر نے یوں ترجمہ کیا: جس نے نفس کو ہوا و ہوس سے منع کیا۔ یہ ترجمہ بھی جامع مانع نہیں، کیونکہ یہاں ہویٰ سے مراد خواہشات ہے یعنی ذکر مفرد جبکہ مراد جمع ہے لیکن انہوں نے

---

24 ارمغان موہوب ترجمہ کشف المحجوب، الحاج بشیر حسین ناظم، ۴۳
Armghān-ē-Mwhwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ālḥāğ bāshīr ḤŪsāīn Nāẓīm. P:43

25 بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب، مولوی فیروزالدین، ۱۵
Bayān-Ūl-māṭlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, mwlwī fīrwz-Ū-dēn. P:15

26 کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ۷۲
klām-lū-mārġwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw-ūl-Ḥāsnāt Syēd Muhammad Aḥmād Qādrī. P:72

27 ترجمہ کشف المحجوب، واحد بخش سیال، ۱۲۶
Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Wāḥīd Bāẖsh Sīāl. P:126

28 ترجمہ کشف المحجوب، سید محمد فاروق القادری، ۷۷
Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Syēd Muhammad Fārwq Āl-Qādrī. P:77

مترادفات دونوں مفرد ذکر کیے ہیں۔ جبکہ بشیر حسین ناظم اور الطاف نیروی اور نعیمی کا ترجمہ "خواہشات" اس پر قرینہ ہے کہ الہویٰ مفرد، اس سے اس جگہ جمع مراد ہے۔ ان تمام تراجم کی بنسبت عمدہ ترجمہ قبلہ مفتی نعیمی کا ہے، اس کی چند خوبیاں ہیں:

۱۔ نہی، فعل اور النفس، اس کا مفعول ہے جبکہ فاعل کسی نے بھی ذکر نہیں کیا جبکہ انہوں نے بندے کا ترجمہ کر کے فاعل کی طرف اشارہ کیا اور ظاہر بات ہے نہی فعل متعدی ہے، جب اس کا مفعول مذکور ہے تو لامحالہ فاعل بھی اس کا لازمی ہونا عقل کا تقاضا ہے۔ انہوں نے "بندے" کو بطور فاعل ذکر کر دیا۔

۲۔ پھر اس کے بعد خواہشات جمع کا ذکر کیا تو بتا دیا ہوئی اسم جنس ہے جس سے یہاں کثرت مراد ہے کیونکہ حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ جنت کو خواہشات کے ساتھ بھیر لیا گیا ہے کیونکہ خواہشات کی پیروی میں جہنم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا[29]

جن لوگوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی تو ان کو عنقریب وادی غی میں ڈالا جائے گا۔

اس حوالہ سے معلوم ہوا اس جگہ ذکر مفرد کا ہے لیکن مراد جمع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم آپس میں بعض، بعض کی تفسیر کرتا ہے۔

۳۔ اور اس ترجمہ کی مزید خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ترجمہ میں ایک لفظ کو بڑھا کر ترجمہ کے جہاں حسن میں اضافہ کیا وہاں کئی قواعد بلاغیہ و نحویہ کی طرف بھی اشارہ کر دیا، جس ترجمہ کی دیگر کئی عربی تفاسیر بھی تائید کرتی ہیں۔ نعیمی کے ترجمہ میں بلاغت کے اس قانون کی طرف اشارہ ہے:

التقديم ماحقه التاخير يفيد الحصر والاختصاص[30]

جس چیز کو بعد میں یعنی مؤخر ذکر کرنے کا حق ہو اس کو اگر مقدم کر دیا جائے تو اس سے حصر اور اختصاص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

---

29 مریم ۱۹:۵۹

Al Qur'ān ,Maryam. 19:59

30 محمد علی الصابونی، الروائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ۱/ ۳۰

Muḥammad Alī Āl-Ṣābwnī, Āl-Rwḥ-Ūl-Bāyān Tāfsīr Āāyāt-Ūl-Āḥkām mīn-āl-QŪrān, Qāqīdīmī kŪtb ḫānāh, Mūqābīl ārām bāġ kārācī. 1/30

نعیمی نے سب سے عمدہ ترجمہ کیا:تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔اس ضابطہ کا ذکر علم بلاغت کی کتب میں موجود ہے ، چنانچہ صاحب دروس البلاغۃ اس تخصیص کی دومثالیں ذکر کرتے ہیں جس سے خوب نعیمی کے ترجمہ کی عمدگی واضح ہوتی ہے، جیسے ماانا قلت۔اب انا کو قلت پر جب مقدم کیاتواس کا معنی ہوا کہ میں نے ہی نہیں کہا۔یوں ہی قرآن کی مشہور مثال ہے :ایاک نعبد۔ اب ضابطہ تو یہی ہے کہ پہلے فعل اس کے بعد فاعل پھر مفعول ذکیاجاتاہے لیکن اس مقام پر حصرواختصاص کیلئے ایاک مفعول کو مقدم کیاگیاہے جس کا معنی بنتاہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یعنی تیرے علاوہ کسی غیر کی ہم عبادت نہیں کرتے۔

اسی طرح نعیمی کا ترجمہ اس قانون کے مطابق ہے جس کے تفاسیر سے ہم چند تائیدی حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

تفسیری تائید نمبر۱: قاضی عبداللہ البیضاوی

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۔ ليس له سواها ماوى-[31]

جنت ہی ٹھکانہ ہے۔یعنی اس کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

تفسیری تائید۲: قاضی ثناءاللہ پانی پتی المظہری

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى۔ ليس له ماوى سواها-[32]

بلاشبہ جنت ہی ٹھکانہ ہے۔یعنی ان کیلئے اس کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

تفسیری تائید۳: ابوالفضل شہاب الدین الآلوسی، تفسیر روح المعانی

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى۔ له لاغيرها-[33]

بلاشبہ جنت ہی ٹھکانہ ہے۔یعنی جنت ہی ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

---

31 قاضی عبیداللہ البیضاوی، تفسیر بیضاوی،۷۸۳

Qāḍī Ūbāīdūllāh Bydāwī, Tāfsīr Bydāwī. P:783

32 قاضی ثناءاللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ،۱۰/۱۹۵

Qāḍī Ṯnāʾ Ūllāh Pānī Pāttī, Tāfsīr Māẓhārī, Māktābh Rāshīdīā, Sīrkī road Quetta.10/195

33 علامہ آلوسی بغدادی، تفسیر روح المعانی، داراحیاءالتراث العربی، بیروت،۱۵/۴۲

Allāmāh Ālwsī Bāġdādī, Tāfsīr Rwḥ-Ūl-Mʿānī, Dār-Ū-Āḥyāʾ -ī-tŪrāṯ- īl-āʿrābī, Bērwt.15/42

آیت نمبر۳: اِنَّه كَانَ ظَلُوْمًاجَهُوْلًا[34]

بے شبہ آدمی بڑا ظالم اور جاہل تھا۔

مترجمین کے مختلف تراجم

۱۔ابوالحسنات قادری

بے شک وہ بڑا نادان وناعاقبت اندیش اور جاہل ہے۔[35]

۲۔عبدالحکیم خان نشتر

بے شبہ آدمی بڑا ظالم اور جاہل تھا۔[36]

۳۔غلام معین الدین نعیمی

بے شک انسان ظالم ونادان ہے۔[37]

۴۔الحاج بشیر حسین ناظم

بے شک وہ ظالم وجاہل ہے۔[38]

۵۔مولوی فیروزالدین

بلاشبہ بڑا ظالم وجاہل ہے۔[39]

---

34 الاحزاب ۳۳:۷۲

Al Qur'ān , Āl-Aḥzāb. 33:72

35 کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ۸۱

klām-lŪ-mārġwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw-Ūl-Ḥāsnāt Syēd Muhammad Āḥmād Qādrī. P:81

36 انوارالقلوب ترجمہ کشف المحجوب، ابونعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری، ۱۹

Anwār-Ūl-qlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw nŪʿēm ʿĀbd-Ūl-ḥākīm ḫān nāshtār ğAlīndhrī. P:19

37 السلوک الی المحبوب فی ترجمۃ کشف المحجوب، مفتی غلام معین الدین نعیمی، ۷۷

Alāslwk īlā-lmḥbwb fī tārğāmï-ē-kāshf-ī-lmāḥğwb, MŪftī ġŪlām mŪʿēn-Ū-ldēn Nāʿēmī. P:77

38 ارمغان موہوب ترجمہ کشف المحجوب، الحاج بشیر حسین ناظم، ۴۹

Armghān-ē-Mwhwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ālḥāğ bāshīr ḤŪsāīn Nāẓīm. P:49

39 بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب، مولوی فیروزالدین، ۲۰

Bāyān-Ūl-māṭlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, mwlwī fīrwz-Ūl-dēn. P:20

۶۔ محمد الطاف نیروی

بے شک انسان ظالم اور جاہل ہے۔[40]

۷۔ واحد بخش سیال

وہ ظلومی اور جہولی تھا۔[41]

۸۔ محمد فاروق القادری

بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔[42]

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

اس مقام پر اگر کشف المحجوب کے سیاق وسباق، گرائمر اور لغت کے تناظر میں دیکھا جائے تو نشتر اور مولوی فیروزالدین کا ترجمہ مقصود مصنف کے مطابق ہے جبکہ دیگر تراجم میں ضرور سقم ہے۔ اس آیت میں مذکور دونوں حضرات نے "ظلوما" کا ترجمہ بڑا ظالم کیا ہے جبکہ دیگر تراجم میں فقط ظالم ترجمہ کیا ہے۔ ان حضرات کے ترجمہ کے مقصود مصنف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ "ظلوما" کا ترجمہ بڑا ظالم کر کے اسم فاعل اور اسم مبالغہ میں فرق کی طرف اشارہ ہے۔ بقیہ حضرات اسم فاعل کا ترجمہ مراد لیتے ہیں جبکہ سیاق وسباق کی روشنی میں اس مقام پر مبالغہ کا ترجمہ ہی موزوں ہے۔ اب سیاق وسباق کو جب ہم دیکھتے ہیں تو حضرت شیخ علی ہجویری فرماتے ہیں کہ:

دنیا مقام اسرار الٰہی ہے جس کو اللہ تعالی کے محبین والیاء کرام ہی خوب جانتے ہیں یہ اغراض وجواہر عناصر واحرام اور تمام اجسام وطبائع ان اسرار الٰہی کے حجابات ہیں، مقام توحید میں ان کا ثبات شرک ہے اور اس دنیا کو محل حجاب بنانے کی علت اور وجہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں اس لیے تاکہ اپنے اپنے عالم میں ہر طبیعت حق تعالی کے فرمان سے سکون و قرار حاصل کر سکے اور اپنے وجود کو اس کی توحید میں گم کر دے۔ چونکہ اس دنیا میں

---

40 ترجمہ کشف المحجوب، محمد الطاف نیروی، ۱۱۰

Tarjumah kāshf ālmḥǧwb, Muhammad Īlṭāf Nyrwī. P:110

41 ترجمہ کشف المحجوب، واحد بخش سیال، ۱۴۶

Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Wāḥīd Bāẖsh Sīāl. P:146

42 ترجمہ کشف المحجوب، سید محمد فاروق القادری، ۸۶

Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Syēd Muhammad Fārwq Āl-Qādrī. P:86

روحیں اپنے جسموں کے ساتھ مل کر مقام اخلاص سے ہٹ کر ایسی مغرور ہو گئی ہیں کہ ان کی عقلیں اسرار الٰہی کو پانے سے عاجز اور وہ ارواح قرب حق سے مستور و محجوب ہو گئی ہیں۔

اتنی عبارت کے بعد جو عبارت آپ نے ذکر کی وہ اس بات کا قرینہ ہے کہ نشتر اور مولوی فیروزالدین کا مبالغہ والا ترجمہ کرنا درست ہے، آپ رقمطراز ہیں:

اندر حق ارواح پوشیدہ گشتہ تا آدمی در مظلہ غفلت بیستی خود محجوب گشتہ است و در محل خصوصیت بحجاب خود معیوب گشتہ۔[43]

روحیں جب قرب حق سے پوشیدہ ہو گئیں تو اس کا انجام و نتیجہ یہ ہوا کہ آدمی اپنی پستی کے سبب غفلت کی تاریکی میں غرق ہو گیا اور مقام خصوصیت میں اپنی پستی کے حجاب کے سبب عیب دار بن گیا۔

پھر اس کے بعد اس آیہ کریمہ کو ذکر کیا۔

حضرت شیخ علی ہجویری کے علاوہ دیگر اہل تصوف نے بھی یہی معنی بیان کیا ہے، چنانچہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں:

ظلوما ظلم سے بنا ہے اس کا معنی ہے کسی چیز کو غیر محل میں رکھنا۔ اب انسان کو ظلوم اس لیے کہا گیا کہ اس نے شے کو غیر محل میں رکھا مثلاً نفس کو فنا کر ڈالا اور حجابات وجودیہ کو باہر پھینک دیا۔ حجابات وجودیہ سے مراد انانیت ہے اور جہول کا مطلب ہے کہ اس کی فطرت میں ایسی چیزیں رکھی گئی ہیں جو اسے اپنے رب سے جاہل بنائیں۔ مثلاً جانوروں کی طرح کھانا، پینا اور نکاح کرنا اپنا بہترین مسئلہ سمجھتا ہے، اس میں جانوروں کی طرح ذکوریت وانوثیت ہے پھر اس کو معلوم نہیں (جہول ہے) کہ صورت حیوانیہ پوست کی مانند ہے۔ اس کا ایک مغز ہے جو اللہ تعالی کا محبوب ہے، جس طرح فرمایا: اور وہی اللہ تعالی کا محب بھی ہے جس طرح اللہ تعالی نے "یحبونہ" فرمایا۔ جب انسان اپنے چھلکے کو اتار پھینکے یعنی جسمانی اندھیرے کو دور کر دے تو پھر روحانیت کی نورانیت تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے ایک حدیث شریف میں ہے، اللہ تعالی کے ستر ہزار نور ظلمات کے پردے ہیں اس لیے انسان کو اپنی روحانی پوست کو بھی چھوڑنا پڑے گا تب کہیں حقیقی مغز کو حاصل کر سکے گا وہی اللہ تعالی کا محبوب بھی اور محب بھی ہے اور یہ مقام عرفان توحید کے دامن کو مضبوط تھامنے سے نصیب ہوتا ہے اس کا حصول شرک سے ممتنع ہے اور شرک سے بچنے کا بھی یہی

---

43 سید علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، ۲۰۱۳ء، ۹

Syēd Alī bin Uthmān Hujwīrī , Alī Bin Uthmān Hājwāīrī, Kashf al-Maḥjūb, Āl-Nwrīā Āl-Rāḍwīā, publishing company Lāhore. 2013, P:9

معنی ہے کہ اللہ کے غیر سے جہل اختیار کرے اور جہول در حقیقت عالم ہے اس لیے کہ علم کا انتہائی مرتبہ، اس لیے عارفین فرماتے ہیں کہ اعتراف بالجہل کا نام علم اور درک الادراک سے عجز کا نام ادراک ہے۔

عارف جامی اور ظلوم وجہول کا مطلب:

غیر انسان کشش نکرد قبول	زانکہ انسان ظلوم بود وجہول
ظلم او آنکہ ہستی خود را	ساخت فانی بقائے سرمدرا
جہل او آنکہ ہر چہ جز حق بود	صورت آں زلوح دل نزدود
نیک ظلمی کہ عین معدلستت	نغز جہلی کہ مغز معرفست
ای نکردہ دل از علائق صاف	مزن از دانش خلائق لاف
زانکہ در عالم خدادانی	جہل علمتت علم نادانی

۱۔ انسان کے علاوہ عشق کو کسی نے قبول نہ کیا اس وجہ سے انسان کو ظلوم اور جہول کہا گیا۔

۲۔ ظالم تو اس لیے کہ اس نے اپنی ہستی کو سرمد ذات کی بقاء میں فانی کر دیا۔

۳۔ اور جاہل اس لیے کہ اللہ تعالی کے علاوہ سب کو دل سے مٹا دیا۔

۴۔ ایسا ظلم بہتر ہے جو کہ عین عدل ہے ایسی جہالت تو در حقیقت معرفت کا مغز ہے۔

۵۔ اے دل! تو نے اپنے آپ کو حجابات سے صاف نہ کیا دانش خلائق کی لاف گراف نہ بک۔

۶۔ اس لیے جو اس جہان میں اللہ کا عرفان رکھتا ہے ایسی جہالت علم ہے اس کے برعکس علم نادانی ہے۔

نشتر اور مولوی فیروزالدین کے ترجمہ کی تائید میں علامہ جمال الدین انصاری کا تبصرہ

علامہ جمال الدین بن عبد اللہ بن ہشام الانصاری شرح قطر الندی و بل الصدی میں رقمطراز ہیں:

النوع الرابع من اسماءالتی تعمل عن الفعل :امثلة المبالغة وہی خمسة(۱)فعال۔ (۲)مفعال۔ (۳)فعیل۔ (۴) فعل۔(۵) فعول۔[44]

چوتھی قسم ان اسماء کے متعلق ہے جو فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ مبالغہ کے صیغہ کی مثالیں جو پانچ ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)فعال۔(۲)مفعال۔(۳)فعیل۔(۴)فعل۔(۵)فعول۔

اسی بات کی مزید وضاحت کیلئے شرح شذور الذہب فی معرفۃ کلام العرب میں علامہ امام ابو محمد عبد اللہ جمال الدین بن یوسف الانصاری المصری فرماتے ہیں:

اقول: الثالث من الاسماء العاملة عمل الفعل ،امثلة المبالغة وہی عبارة عن الاوزان الخمسة المذکورة محولة عن صیغة فاعل لقصد افادة المبالغة والتکثیر۔[45]

میں کہتا ہوں تیسرے وہ اسماء ہیں جو فعل کی مانند عمل کرتے ہیں۔ مبالغہ کی مثالیں وہ پانچ اوزان ہیں جن کا ذکر کیا جا چکا ہے یہ وہ اوزان جن کو فاعل کے صیغہ سے (مفعول کی طرف) پھیرا گیا ہے اور اس کو فاعل (ظالم سے ظلوم۔ جاہل سے جہول) کی طرف پھیرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان صیغوں سے مبالغہ اور کثرت مراد لی جائے۔

پھر انصاری فاعل کو جہاں فعول کے وزن کی طرف منتقل کرکے مبالغہ مراد لیا گیا اس کی مثال بھی ذکر کرتے ہیں: حضرت ابو طالب کا قول ہے:

ضروب بنصل السیف سوق سمانہا

اس شعر میں ضروب بر زون فعول ظلوم اور جہول کی طرف ہے اس کا معنی ہے زیادہ مارنے والا۔ نصل بمعنی تلوار کی نوک اور سیف بمعنی تلوار ہے، سوق سیاق کی جمع ہے پنڈلیوں کے معنی میں ہے، سمان یہ سمینۃ کی جمع ہے اس کا معنی موٹا، موٹی ہے مطلب یہ ہے کہ امیہ بن المغیرہ نے موٹے موٹے اونٹ ذبح کیے تاکہ مہمان نوازی ہو سکے پھر وہ تلوار کی نوک کو بہت زیادہ موٹی موٹی پنڈلیوں پر مارنے والا تھا۔

اسی طرح امام سیبویہ کے قول میں ہیوج اور ہجوم بھی فعل کی امثلہ ذکر کی ہیں۔

---

44 عبد اللہ بن ہشام الانصاری، شرح قطر الندی وبل الصدی، دار المنار للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۳۶۶

Abdūlāh bin Hāshām Āl-Ānṣārī, SHārāḥ Qāṭr-Ūl-Nādā w Bāll-Ūl-Ṣādā Dār-Ūl-Mānār l-lṭābāʿt wā-lnāshr wā-ltwzīʿ. P:366

45 ابن ہشام انصاری، شذور الذہب فی معرفۃ کلام العرب، موسسۃ دار الہجرۃ، ایران، ۱۴۱۴ھ، ۳۹۳

Ibn-ē-hāshām Ānṣārī, SHŪḏwr-Ūl-Ḏāhāb fī Māʿrīfāt kālām-īl-Āʿrb, Mwsst Dār-Ūl-hīğrāh Īrān. 1414h, P:393

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ فعول فاعل سے محول ہوتا ہے اور یہ مبالغہ پر دلالت کرتا ہے لہٰذا ظلوما کا معنی ہو گا بڑا ظالم اور جہولا کا معنی ہو گا بڑا جاہل یا بڑا نادان۔

اب ہم نشتر اور مولوی فیروزالدین کے ترجمہ کی تحسین کرتے ہوئے محمود آلوسی کا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ثابت ہو گا کہ ہماری نحوی ولغوی تحقیق ہی نہیں بلکہ اس ترجمہ کو تفسیری تائید بھی حاصل ہے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی علامہ آلوسی اسی مذکورہ آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

ای انه کان مفرطا فی الظلم مبالغافی الجهل ای بحسب غالب افراده الذین لم یعملوا بموجب فطرتهم السلیمة۔[46]

بے شک انسان ظلم میں بہت زیادتی کرنے والا اور نادانی میں مبالغہ کرنے والا تھا یعنی انسانیت کے اکثر افراد مراد ہیں جو فطرف سلیمہ کے تقاضا کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

علامہ مذکور کی اس تصریح سے ثابت ہو گیا ظلوما اور جہولا دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اس لیے علامہ موصوف نے حرف تفسیر "ای" ذکر کر کے مراد کو واضح کیا۔

سید المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس آیت کا مختصر اور جامع مانع یوں مطلب بیان کیا کہ انسان امانت کے متعلق ظالم اور اس سے بے خبر ہے کہ اگر خیانت کرے گا تو کتنی سزا ہو گی وہ اس معاملہ میں جاہل ہے لیکن اس کی یہ خیانت عمدا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ارادہ تھا بلکہ بے خبری اور سہو واقع ہوا جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا:

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَه عَزْمًا۔[47] تو وہ بھول گیا ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔

اور سہو ونسیان بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہے اور بعض مقامات پر جہالت کو بھی قابل عذر سمجھا جاتا ہے اور صاحب قاموس نے بعض اہل تفسیر کی اتباع میں لکھ دیا کہ ظلوم وجہول اسی انسان کی صفت ہے جس نے امانت میں خیانت کی جیسے کافر ومنافق اس سے وہ حضرات مراد نہیں جنہوں نے امانت کا حق ادا کر دیا جیسے انبیاء واولیاء وصلحاء اور جملہ اہل ایمان اور یہ اہل عرب کے اس محاورے سے لفظ کیا گیا ہے:

---

46 تفسیر روح المعانی، ۱۲/ ۹۲

Tafsīr Roḥ-ūl-Mʿānī. 12/92

47 طٰہٰ ۲۰:۱۱۵

Ṭāhā.20:115

فلان جاہل للامانة ومتحمل بہا

یہ محاورہ اہل لسان اس شخص کیلئے بولتے ہیں جو امانت کو حق دار تک نہ پہنچائے، اگر اس کے ہاں پہنچا دیتا تو اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتا۔ حمل امانت بھی اسی محاورہ سے ہے۔

آیت نمبر ۴

وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير[48] اور اللہ ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

مترجمین کے مختلف تراجم

۱۔ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

بے شک اللہ ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔[49]

۲۔عبدالحکیم خان نشتر

اور خدا کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔[50]

۳۔غلام معین الدین نعیمی

اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔[51]

۴۔الحاج بشیر حسین ناظم

ترجمہ نہیں کیا۔[52]

---

48 آل عمران ۳:۱۸۹

Al Qur'ān ,Āl-Īʿmrān. 3:189

49 کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ۹۱

klām-lŪ-mārġwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw-Ūl-Ḥāsnāt Syēd Muhammad Āḥmād Qādrī. P:91

50 انوارالقلوب ترجمہ کشف المحجوب، ابونعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری، ۲۴

Anwār-Ūl-qlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw nŪʿēm ʿĀbd-Ūl-ḥākīm ḫān nāshtār ğAlīndhrī. P:24

51 السلوک الی المحبوب فی ترجمۃ کشف المحجوب، مفتی غلام معین الدین نعیمی، ۳۱

Alāslwk īlā-lmḥbwb fī tārğāmï-ē-kāshf-ī-lmāḥğwb, MŪftī ġŪlām mŪʿēn-Ūl-dēn Nāʿēmī. P:31

52 ارمغان موہوب ترجمہ کشف المحجوب، الحاج بشیر حسین ناظم، ۵۵

Armghān-ē-Mwhwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ālḥāğ bāshīr ḤŪsāīn Nāẓīm. P:55

۵۔مولوی فیروزالدین

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔[53]

۶۔محمد الطاف نیروی

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔[54]

۷۔الحاج واحد بخش سیال

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔[55]

۸۔علامہ محمد فاروق القادری

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔[56]

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

تراجم پر تبصرہ سے قبل یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ حضرت حضرت شیخ علی ہجویری اس سے ماقبل علم ذات الٰہی کی شرائط بیان کر رہے ہیں، ظاہر بات ہے کہ یہ اللہ تعالی کی وہی صفات ہوں گی جو اس کے ساتھ خاص ہوں گی۔اس آیت کریمہ کا تعلق علم عقائد وکلام سے ہے اس مقام پر ناظم نے تو بالکل ترجمہ ترک کر دیا، ان کے علاوہ تین طرح کے تراجم ہوئے۔ نعیمی، نیروی اور مولوی فیروزالدین نے تو یوں ترجمہ کیا کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے، قدرت رکھتا ہے۔ جبکہ نشتر نے یوں ترجمہ کیا اور خدا کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔یعنی انہوں نے جار مجرور ظرف مستقر بنا کر متعلق محذوف حاصل نکال دیا۔

لیکن اس مقام پر سب سے نفیس ترجمہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری نے یوں کیا: اور اللہ تعالی ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔اس ترجمہ میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ اہل سنت کی معتزلہ کے خلاف ترجمانی ہوتی ہے کیونکہ اہل

---

53 بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب، مولوی فیروزالدین، ۲۴
Bāyān-Ūl-māṭlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, mwlwī fīrwz-Ūl-dēn. P:26

54 ترجمہ کشف المحجوب، محمد الطاف نیروی، ۱۲۱
Tarjumah kāshf ālmḥğwb, Muhammad Īlṭāf Nyrwī. P:121

55 ترجمہ کشف المحجوب، واحد بخش سیال، ۱۶۴
Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Wāḥīd Bāẖsh Sīāl. P:164

56 ترجمہ کشف المحجوب، سید محمد فاروق القادری، ۹۵
Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Syēd Muhammad Fārwq Āl-Qādrī. P:95

سنت کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالی خالق شر و خیر ہے لیکن شر کو اس کی طرف منسوب نہیں کیا جائے بلکہ اس کو شیطان یا نفس امارہ کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ مثلاً معتزلہ نے دیگر تراجم کی روشنی میں یہ مطلب لیا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے لہٰذا وہ جھوٹ پر بھی قادر ہو گا۔(نعوذ باللہ)جب جھوٹ پر بھی قادر ہو گا تو جھوٹ تحت القدرت داخل ہو گا اور معتزلہ مزید کہتے ہیں کہ اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو یہ لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت اللہ تعالی کی قدرت سے بڑھ جائے یعنی جو کام آدمی کر سکتا ہے وہی اللہ تعالی بھی کر سکتا ہے یعنی نعوذ باللہ کھانا، پینا، سونا، اٹھنا، بیٹھنا، چوری، فساد، ڈاکہ، شادی کرنا، بچے جننا وغیرہ۔ جبکہ اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالی ان سب چیزوں کا خالق ہے جیسے وہ اچھی بری تقدیروں کا خالق ہے لیکن ان برائیوں کو اس کی منزہ ذات کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

اہل سنت کے تنزیہہ باری تعالی کے دلائل

پہلی دلیل

جھوٹ جہل وغیرہ عیب ہیں اور علی کل شیء قدیر میں عبارت محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہے:

وَاللّٰہُ عَلٰی مَایَشَآءُقَدِیْرٌ اللہ ہر اس چیز پر قادر ہے جس کو وہ چاہتا ہے۔

اور جھوٹ و جہل، چوری وغیر ہم چونکہ عیب ہیں اور وہ ہر عیب سے پاک ہے وہ ان کو چاہتا نہیں اور عبارت کے مقدر ماننے پر دو قرائن موجود ہیں:

ا۔ دوسرے مقام پر قرآن مجید میں ہی اس کی صراحت موجود ہے، اللہ تعالی نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَھُوَعَلٰی جَمْعِہِمْ اِذَایَشَآءُقَدِیْرٌ[57]

بلا تمثیل یہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ

وَاِنْ اَحَدٌمِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہ[58]

اس آیت میں احد سے قبل استجارک فعل محذوف ہے اور اس کی حذفیت پر قرینہ خود اسی آیت میں استجارک کی تصریح ہے۔ نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:البرکۃ مع اکابرکم کہ برکت

---

57 الشوریٰ ۴۲:۲۹

Al Qur'ān ,Al-Shwrā. 42:29

58 التوبہ ۹:۶

Al Qur'ān , Al-Twbāh. 9:6

تمارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ اب ہم اکابر میں دیکھتے ہیں چنانچہ صاحب ہدایہ نے ہدایہ کے خطبہ میں یوں عبارت ذکر کی:

وہوعلی مایشاءقدیر وبالاحاجة جدید وحسبناالله ونعم الوکیل[59]

وہ جس چیز کو چاہتاہے اس پر قدرت رکھتاہے اور قبولیت اسی کی شان کے لائق ہے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کتناہی اچھاکارساز ہے۔

دوسری دلیل

علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح المقاصد میں فرمایا:

الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص بالاتفاق العقلاء وہوعلی الله تعالی محال[60]

علماء محمدیہ کے اجماع کی بناپر اللہ تعالی کیلئے کذب محال ہے کیونکہ دانش وروں کے اتفاق کے ساتھ یہ نقص وعیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال ہے۔

تیسری دلیل

محقق علی الاطلاق علامہ کمال الدین محمد مسامرہ میں فرماتے ہیں:

یستحیل علیه تعالی سمات النقص کالجہل والکذب[61]

اللہ تعالی پر تمام عیب والی نشانیوں کا اطلاق محال ہے جیسے جہالت اور جھوٹ۔

چوتھی دلیل

شرح عقائد جلالی میں ہے:

---

59 برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی، الہدایہ اولین، مکتبہ شرکتہ علمیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، ۱۵

Būrhān-Ūl-Dēn Ābw-Ūl-ḥāsān Āʿlī bin Ābī bākr Āl-Fārġānī Āl-Mārġīnānī, Āl-Hīdāyā Āwlyn, Māktābāh SHīrkākẗ-ē-Īʿlmīāh, byrwn bwhr gate MŪltān. P:15

60 علامہ سعد الدین تفتازانی، شرح المقاصد، المبحث السادس فی نفسہ تعالی متکلم، دار المعارف النعمانیہ، لاہور، ۲/ ۱۰۴

Allāmāh Sāʿd-Ūl-dēn Tāftāzānī, SHārḥ-Ūl-Māqāṣīd, Āl-Mābḥṯ-Ūl-Sādīs fī nfsīh tʿālā mūtākallīm, Dār-Ūl-mʿārīf Āl-NŪʿmānīā Lahore. 2

61 علامہ کمال الدین، المسایرہ، المکتبۃ التجاریہ الکبریٰ، مصر، ۱/ ۳۹۳

Allāmāh Kāmāl-Ūl-dēn، Āl-MŪsāyrāh, Āl-Māktābāh Āl-TŪğārīā Āl-KŪbrā Mṣr. 1/393

الکذب نقص والنقص علیه محال فلایکون من الممکنات ولاتشمله القدرة کسائر وجوه النقص علیه تعالی کاالجہل والعجز۔[62]

جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال، تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالی کی قدرت اسے شامل جیسے تمام اسباب عیب مثلاً جہل و عجز الٰہی کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج ہے۔

پانچویں دلیل

اگر ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے لہٰذا کذب الٰہی ممکن ہو تو اسلام پر وہ طعن لازم آئیں جن کا ازالہ کرنے سے بھی ازالہ نہ ہو۔ دلائل قرآن مجید اور وحی الٰہی پر اعتماد اٹھ جائے، حشر و نشر، حساب و کتاب، جنت و نار، ثواب و عذاب کسی پر یقین کی کوئی راہ نہ پائیں۔ آخر ان امور ایمان صرف اخبار الٰہی کے سبب موجود ہے، نعوذ باللہ کذب ممکن ہو تو عقل کو ہر خبر الٰہی میں احتمال رہے گا شاید یونہی فرمایا۔ نیز امام فخر الدین رازی نے تو کمال نکتہ کی بات کی، فرماتے ہیں:

اللہ تعالی سے کذب کے محال ہونے کو دلائل سمعیہ سے ثابت کرنا جائز ہی نہیں کیونکہ خود ان دلائل سمعیہ (قرآن کریم) کی صحت اس پر موقوف ہے کہ کذب اللہ تعالی سے محال ہے۔ اگر ہم اللہ تعالی سے امتناع کذب کو دلائل سمعیہ سے ثابت کریں گے تو دور لازم آئے گا جو کہ باطل ہے۔

معلوم ہوا تمام عیوب و نقائص کی نسبت اللہ تعالی کی ذات اقدس کی طرف کرنا محال ہے، لہٰذا ابو الحسنات قادری کا ترجمہ اگر مراد لیا جائے تو مذکورہ تمام اعتراضات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ترجمہ یوں کیا جائے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو پھر یہ موجود، معدوم سب کو شامل ہے بشرطیکہ حدوث و امکان کہ واجب و محال اصلاً لائق مقدوریت نہیں۔

شرح مواقف میں ہے:

القدیم لایستندالی القادر[63] کہ قدیم کو قادر کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

---

62 الدوانی، عقائد العضدیہ، مطبوعہ مجتبائی، ۷۳

Al-Dāwānī, Aqāīd-Ūl-Āʿḍdīā, Mṭbwʿh MŪğtābī. P:73

63 مواقف مع شرح المواقف، المقصد الخامس، منشورات الرحی، قم ایران، ۳/۱۷۸

محدث ملا علی قاری، صاحب شرح فقہ اکبر کا تبصرہ

اقصاہاان یمتنع بنفس مفہومه لجمع الضدین وقلب الحقائق واعدام القدیم وہذالایدخل تحت القدرۃ[64]

آخری مرتبہ وہ ہے جو نفس مفہوم کے اعتبار سے ممنوع ہو، جیسے دوضدوں کا جمع ہونا حقائق میں تبدیلی، قدیم کا مقدم ہونا یہ قدرت قدیمہ کے تحت داخل نہیں۔

آیت نمبر ۵

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي[65] اے میرے پروردگار! میرے فائدہ کیلئے میرا سینہ کھول دے۔

مترجمین کے مختلف تراجم

۱۔ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

اے میرے پروردگار میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔[66]

۲۔عبدالحکیم خان نشتر

میرا سینہ کھول دے۔[67]

۳۔غلام معین الدین نعیمی

میرے رب مجھے شرح صدر عطا فرما۔[68]

Mwāqīf mʿā Shārḥ-Ūl-Mwāqīf, Āl-Māqṣd-Ūl-ḥāmīs, Mānshwrāt-Ūl-Rāḥī, QŪm Īrān. 3/178

64 ملا علی القاری، علی بن سلطان، منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر افعال العباد، مصطفیٰ البانی، مصر، ۵۶

Mūllā Āʿlī Āl-Qārī, Āʿlī bin SŪlṭān, Mānḥ-Ūl-rwḍ-Ūl-Āzhār SHrāḥ Āl-Fīqh-Ūl-Ākbār Āfʿāl-Ūl-Īʿbād, MŪṣṭāfā Āl-Bānī, Mīṣr. P:56

65 سورۃ طٰہٰ ۲۰:۲۵

Al Qur'ān ,Ṭāhā.20:25

66 کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، ۱۳۲

klām-lŪ-mārġwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw-Ūl-Ḥāsnāt Syēd Muhammad Āḥmād Qādrī. P:132

67 انوار القلوب ترجمہ کشف المحجوب، ابو نعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری، ۴۶

Anwār-Ūl-qlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ābw nŪʿēm ʿĀbd-Ūl-ḥākīm ḫān nāshtār ğAlīndhrī. P:46

68 السلوک الی المحبوب فی ترجمۃ کشف المحجوب، مفتی غلام معین الدین نعیمی، ۱۸۶

۴۔الحاج بشیر حسین ناظم

اے میرے پروردگار میرا انشراح صدر کر دے۔[69]

۵۔مولوی فیروزالدین

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔[70]

۶۔محمد الطاف نیروی

اے میرے اللہ میرا سینہ کھول دے۔[71]

۷۔الحاج واحد بخش سیال

اے میرے رب! مجھے شرح صدر عطا فرما۔[72]

۸۔علامہ محمد فاروق القادری

اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔[73]

سیاق وسباق

اصل تحقیقی وتنقیدی تراجم کا ذکر کرنے سے قبل ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت شیخ علی ہجویری نے کس مقام پر رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي کا ذکر کیا۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ دراصل کشف المحجوب کے تیسرے باب تصوف میں آپ فرماتے ہیں:

Alāslwk īlā-lmḥbwb fī tārğāmï-ē-kāshf-ī-lmāḥğwb, MŪftī ġŪlām mŪʿēn-Ūl-dēn Nāʿēmī. P:186

69 ارمغان موہوب ترجمہ کشف المحجوب، الحاج بشیر حسین ناظم، ۷۹

Armghān-ē-Mwhwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Ālḥāğ bāshīr ḤŪsāīn Nāẓīm. P:79

70 بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب، مولوی فیروزالدین، ۲۶

Bayān-Ūl-māṭlwb Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, mwlwī fīrwz-Ūl-dēn. P:26

71 ترجمہ کشف المحجوب، محمد الطاف نیروی، ۱۷۵

Tarjumah kāshf ālmḥğwb, Muhammad Īlṭāf Nyrwī. P:175

72 ترجمہ کشف المحجوب، واحد بخش سیال، ۲۳۴

Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Wāḥīd Bāḫsh Sīāl. P:234

73 ترجمہ کشف المحجوب، سید محمد فاروق القادری، ۱۳۷

Tarjumah Kashf al-Maḥjūb, Syēd Muhammad Fārwq Āl-Qādrī. P:137

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ تصوف کی بنیاد آٹھ خصائل پر ہے :ا۔رضا،۲۔صبر ،۳۔اشارہ،۴۔غربت،۵۔گدڑی، ۶۔سخاوت، ۷۔سیاحت، ۸۔فقر۔پھر اس کے بعد آپ نے ان خصائل کے مصداق اور اطلاقات کو ذکر کیا کہ کس نبی کو اللہ تعالی نے کتنی خوبی اور وصف حمیدہ سے خصوصی طور پر متصف کیا۔پھر آپ نے خزینۃ الصوفیاء حضرت۔۔۔رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کیا کہ صوفی حقیقتاً کس کو کہا جاتا ہے؟تو آپ نے صوفی کی ایک تعریف یہ نقل کی ہے کہ صوفی معدوم ہونے کے بعد ہستی کی آرزو نہیں کرتا اور موجود ہونے کے بعد معدوم ہونے کی خواہش نہیں کرتا۔جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی پاتا ہے اسے کسی حال میں گم نہیں کرتا اور جو چیز گم ہو جائے اس کو کسی حال میں بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔خلاصۃً اس قول کا مقصد یہ ہے کہ صوفی کی بشریت کامل طور پر فنا ہو کر اس کے جسمانی شواہد اس کے حق میں ظاہر نہ ہو یہاں تک کہ یہ فرق اپنے عین میں جمع ہو کر اپنے آپ میں قیام پا جائیں پھر اس کا لب لباب حضرت شیخ الاسلام والمسلمین فرماتے ہیں:

یہ مذکورہ صورت حال دو نسبتوں میں ظاہر ہوئی ہے:ا۔حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام میں جن کے وجود میں عدم نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے یہ دعا کر دی رب اشرح لی صدری اور دوسری ذات مبارکہ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ آپ کے عدم میں وجود نہ تھا جیسا کہ خود ارشاد ربانی ہوا: اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۔کیا ہم نے آپ کیلئے آپ کا سینہ کھول نہ دیا۔نکتہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ایک نبی (موسیٰ علیہ السلام) سے آرائش وزینت کی درخواست کی اور دوسرے (آقا علیہ السلام) کو اللہ تعالی نے خود آرائش وزینت سے مزین فرمایا لہٰذا انہوں نے اس کی دعا ہی نہیں کی۔

تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

نعیمی نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا:میرے رب مجھے شرح صدر عطا فرما۔

اس ترجمہ میں سقم یہ ہے کہ اہل عرب کا قول ہے کہ کلام عرب میں محذوفات بہت ہوتے ہیں اگر ان کو ترجمہ اور مراد میں ذکر نہ کیا جائے تو معنی کے اندر بہت تغیر آجاتا ہے، جس طرح اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنْ تَنْصُرُوْا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ[74] اگر تم اللہ کی مدد کروگے وہ تمہاری مدد کرے گا۔

دراصل دین کا لفظ جو کہ مضاف ہے وہ محذوف ہے اس کا معنی اب اس کو ترجمہ میں لاکر درست ہو گا کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اب دونوں تراجم میں فرق ہے محذوف کو ترجمہ میں نہ لانے سے نعوذ باللہ اللہ تعالی کی احتیاجی لازم آتی تھی کہ اگر تم اللہ کی مدد کروگے، اللہ تعالی تمہاری مدد کرے گا۔ اور اللہ تعالی کی طرف احتیاج کی نسبت کرنے سے کفر لازم آتا ہے یوں ہی "وجاء ربک" کا اگر بظاہر ترجمہ دیکھیں تو معنی رب کا آنا، جو درست نہیں ہے۔ لہٰذا امر کا لفظ محذوف ہو گا۔ تقدیر عبارت یوں ہو گی وجاء امر ربک - آپ کے رب کا حکم آئے گا۔

یوں ہی اس جگہ حرف ندا "یا" محذوف ہے جس کی وجہ سے تقدیر عبارت تھی "یاربی" پھر جب یا کو تخفیف کیلئے حذف کیا تو آگے یا اور الف ساکن کا اجتماع لازم آیا تو یائے متکلم کو حذف کر دیا۔ اور قرآن کریم میں اس کی مثال ملتی ہے: يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔[75] چنانچہ علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

يوسف حذف منه حرف النداء لقربه وكمال تفطنه للحديث[76]

حرف ندا کو اس لیے حذف کیا گیا ہے تاکہ قرب اور۔۔۔ کو مکمل سمجھنا پایا جائے۔

جبکہ نشتر نے تو ان دونوں چیزوں کو ترک کر دیا، یا حرف ندا کو بھی ترک کر دیا اور رب کے ترجمہ کو بھی ترک کر دیا فقط یوں ترجمہ کیا: میرا سینا کھول دے۔ سینا کا لفظ بھی اردو میں غلط لکھا جبکہ سینہ، ناشتہ، پتہ کا درست تلفظ سینا، ناشتا، پتا ہے۔

جبکہ مولوی فیروزالدین نے ترجمہ کیا: اے میرے رب میرا سینا کھول دے۔ یہ ترجمہ تو کیا ہے لیکن ترجمانی نہیں کی کیونہ "یاایہاالنبی" کا ترجمہ اگر یوں کر دیا جائے، اے نبی۔ تو ترجمہ تو ہے لیکن ترجمانی یوں ہو گی کہ لفظ نبی کا بھی ترجمہ کیا جائے، اے غیب کی خبریں دینے والے۔

---

74 محمد ۴۷:۷

Al Qur'ān ,Muḥammad. 47:7

75 یوسف ۱۲:۲۹

Al Qur'ān , Yousuf. 12:29

76 تفسیر روح المعانی، ۷/ ۲۲۴

Tafsīr Rwḥ-Ūl-Mʿānī.7/ 224

یوں ہی نیروی نے ترجمہ کیا: اے میرے اللہ! میرا سینا کھول دے۔ البتہ الحاج بشیر حسین ناظم نے ان کی بنسبت قدرے بہتر ترجمہ کیا: اے میرے پروردگار! میرا انشراح صدر کر دے۔ اس ترجمہ میں لفظ رب کا ترجمہ بھی ہے کہ، اے پالنے والے۔ اس ترجمہ میں اگلے لفظ کا حسن بھی بڑھ جاتا ہے کہ چونکہ تو پروردگار ہے لہٰذا تجھ سے انشراح صدر کی دعا مانگتے ہیں۔

ان مذکورہ تراجم میں لفظ 'لی "کا ترجمہ سب نے چھوڑ دیا ہے جبکہ ابوالحسنات نے مکمل ترجمہ کیا: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینا کھول دے۔ مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا سینا کھول دے بلکہ فرمایا میرے لیے میرا سینا کھول دے، تاکہ یہ معلوم ہو کہ اس شرح صدر کا فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچے گا نہ کہ اللہ تعالی کو۔ اس نکتہ پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ مشہور علم نحو کے قانون کے مطابق ہے کہ لام بعض مقامات پر انتفاع یعنی نفع کا معنی دیتا ہے جس طرح اس کی امثلہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔[77] مثلاً ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ تفسیرات احمدیہ میں فرماتے ہیں:

ہُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا[78] کہ جو کچھ زمین ہے اللہ تعالی نے تمہارے (انسانوں) کے فائدہ کیلئے پیدا کیا۔ ملا عبداللہ شرح تہذیب میں کہتا ہے:

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا [79]

میں لکم انتفاع کا فائدہ دے رہا ہے کہ اللہ تعالی نے تمہارے فائدہ کیلئے زمین کو بچھونا بنایا۔

---

77 علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور، ۷/ ۳۶۶

Allāmah Ġūlām Raswl Saēdī, Tībyān-ūl-Qūrān, Fārēd Book Stall urdu Bāzār Lahore.7/366

78 البقرہ ۲:۲۹

Al Qur'ān , Al-Baqarh. 2:29

79 ایضاً، ۲:۲۲

Ibid, 2:22

مزید اس کی امثلہ لَهَامَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ[80] ، مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِه[81] اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کی تعریف میں معرفة النفس مالها وماعليها [82] پیش کی جاسکتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ ابو الحسنات قادری کا ترجمہ اگر اکمل نہیں تو کامل ضرور ہے کیونکہ علامہ آلوسی کی تفسیر میں دو اقوال بھی اس کی تائید کرتے ہیں:

وفی ذکر کلمة لی مع انتظام الکلام بدونها تاکید لطلب الشرح والیسیر بابهام المشروح والمسیر اولاوتفسیربماثانیا فانه لما قال "اشرح لی" علم ان ثم مشروحا یختص به حتی لواکتفی لتم فاذاقیل "صدری" افادالتفسیر والتفصیل ،وقیل ذکر"لی"لزیادة الربط کما فی قوله تعالی "اقترب للناس حسابهم"[83]

رب اشرح لی کے بعد کلمہ لی کو ذکر کیا حالانکہ اس کو ذکر کرنے کے بغیر کلام منظم تھا پھر "لی" کو ذکر کیوں کیا کیونکہ اس سے شرح کی طلب اور جس کی شرح کی گئی اس کے ابہام کی آسانی اولاً مطلوب تھی پھر "اشرح، یسر" دوبارہ ان کی تفسیر کی۔ جب عرض کیا میرا سینا کھول دے تو اس سے معلوم ہو گیا کہ مشروح (جس کی شرح کی گئی ہے) وہ اسی کے ساتھ مختص ہے یہاں تک کہ اگر اسی پر اکتفا کرتے بات تب بھی مکمل تھی لیکن جب "صدری" کہا تو اس سے تفسیر و تفصیل یعنی وضاحت کا فائدہ حاصل ہو گیا اور " لی" کے بارے میں دوسرا قول یہ بھی ہے کہ " لی" کو اس لیے ذکر کیا تا کہ زیادہ ربط و تعلق قائم ہو سکے۔ جس طرح اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا۔

معلوم ہو گیا کہ ابو الحسنات قادری کا ترجمہ اس مقام پر ہر ترجمہ سے بہتر ہے جس کی اردو، عربی تفاسیر مؤید ہیں۔

---

80 ایضاً، ۲:۲۸۶

Ibid, 2: 286

81 حم السجدہ ۴۱:۴۶

Al Qur'ān, Ḥā,Mēm Āl-Sajdah. 41:46

82 صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، التوضیح والتلویح مع الحاشیۃ التوشیح، کتب خانہ مجیدیہ ملتان، ۲۸

Ṣadr-ūl-Shārīāh, Ūʿbādāllāh bin Masʿwd, Āl-Twḍīḥ w āl-Tālwīḥ mʿā āl-Ḥāshyẗ-ī-Twshīḥ, Kūtb ḫānh māğīdīā Mltān. P:28

83 روح المعانی، ۹/۱۸۲

Tafsīr Rwḥ-Ūl-Mʿānī.9/182

نتائج البحث

کشف المحجوب میں وارد ۲۴۸ آیات کے مختلف تراجم کے اعتبار سے مورد تنقید پانچ آیات کا انتخاب کیا گیا جن میں سے راجح ترجمہ کی تائید میں دلائل و قرائن ذکر کیے گئے۔

سورۃ النحل کی آیت نمبر ۹۸ کے آٹھ تراجم میں سے راجح ترجمہ علامہ ابوالحسنات قادی اور مولوی فیروزالدین کا ہے۔ اس ترجمہ کے راجح ہونے پر صاحب روح المعانی علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی، صاحب مجمع البیان فی تفسیر القرآن علامہ شیخ ابوالفضل بن حسن الطبری، صاحب مصنف ابن ابی شیبہ حافظ عبداللہ بن محمد اور صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناءاللہ پانی پتی کے اقوال سے تائید ہوتی ہے۔

سورۃ النازعات کی آیت نمبر ۴۱، ۴۰ کے آٹھ تراجم میں سے راجح ترجمہ مولانا سید مفتی غلام معین الدین نعیمی کا ہے۔ اس کے راجح ہونے پر صاحب تفسیر البیضاوی قاضی عبداللہ البیضاوی، صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناءاللہ پانی پتی اور صاحب تفسیر روح المعانی ابوالفضل شہاب الدین آلوسی کی تفسیری تائیدات مؤید ہیں۔

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۷۲ کے آٹھ تراجم میں سے راجح ترجمہ مولوی فیروزالدین اور ابونعیم عبدالحکیم خان نشتر جالندھری کا ہے جس کے راجح ہونے پر تائید صاحب قطر الندی وبل الصدی علامہ جمال الدین بن عبداللہ بن ہشام الانصاری، صاحب شذوذالذہب فی معرفہ کلام العرب علامہ ابو محمد عبداللہ جمال الدین بن یوسف الانصاری المصری اور صاحب تفسیر روح المعانی علامہ ابوالفصل شہاب الدین آلوسی کے اقوال سے ہوتی ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸۹ کے آٹھ تراجم میں سے راجح ترجمہ علامہ سید ابوالحسنات قادری کا ہے جس کی ترجیح کی سورۃ الشوریٰ :۲۹، سورۃ التوبہ :۶ و صاحب شرح المقاصد علامہ سعد الدین تفتازانی، صاحب المسامرہ علامہ کمال الدین محمد، صاحب شرح عضدیہ علامہ محقق الدوانی، صاحب مفاتیح الغیب امام فخر الدین الرازی، صاحب شرح المواقف علامہ میر سید جرجانی اور صاحب شرح فقہ الاکبر محدث ملا علی قاری کے اقوال سے تائید ہوتی ہے۔

سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۲۵ کے آٹھ تراجم میں سے راجح ترجمہ علامہ ابوالحسنات قادری کا ہے جس کی ترجیح پر صاحب تبیان القرآن علامہ غلام رسول سعیدی، صاحب تفسیرات احمدیہ ملا احمد جیون، صاحب شرح تہذیب ملا عبداللہ یزدی اور صاحب تفسیر روح المعانی ابوالفضل شہاب الدین آلوسی کے اقوال مؤید ہیں۔